OPEN ACCESS
ACTA ISLAMICA
ISSN (Print): 2411-7315
http://sbbu.edu.pk/actaislamica

# حضرت مولانا محمد موسیٰ خان کی حیات اور علمی خدمات

# *Life and scholarly services of Hazrat Maulana Muhammad Musa Khan*

***Mr. Sajjad Ur Rehman***
*PhD researcher Faculty of social Studies (Department of Islamic Studies) Mohi-ud- Din Islmic University Nerian Sharif AJ&K*
*Sajjad79ktk@gmail.com*

***Prof. Dr. Hafiz Muhammad Khan***
*Faculty of social Studies (Department of Islamic Studies) Mohi-ud- Din Islmic University Nerian Sharif AJ&K*

***Dr. Atiq Ullah***
*Lecturer Islamic Studies, Shaheed Benazir Bhutto University, Sheringal, Dir Upper.*
*atiqullah@sbbu.edu.pk*

**Abstract**

***Birth and Family Background:*** *Hazrat Maulana Musa Khan was born in 1960 in the southern city DI Khan (Khyber Pakhtunkhwa). His father was Sher Muhammad. He was a very good man. He came from Ghazni, Afghanistan.*
***Education:*** *After the death of his father, he received his early education from the religious scholars (ulama) in his area. At the age of eleven years, he traveled to Isa Khel to acquire knowledge of religion. And under the patronage of Maulana Mufti Mahmood, he came to Maulana Muhammad to acquire knowledge and read only grammar of Arabic langauge. Later he visited Abakhel town of Bannu district. Stayed for two years, and memorized all the grammatical books including Fusul Akbari (فصول اکبری) and all the grammar books including Caffia (کافیہ). Then he became attached to the footsteps of Hazrat Mufti Mahmood. The Mufti went to his hometown Abdul Khel, where Maulana Muhammad Musa was with him. During his stay in Abdul Khel for two years, he read Sharh Jami,(شرح جامی) Mukhtasar Ma'ani,(مختصر المعانی) Logic including Muslim Uloom,(مسلم العلوم) Literary books including Maqamat Hariri,(مقامات حریری) Usul Al-Shashi,(اصول الشاشی) Sharh Mebzi(شرح مہذب) and also books of Tajweed Qiraat. After staying with Mufti Mehmood for two years, he came to Akora Khatta, where he admitted in the Dar-al-uloom Haqqani of Shaykh-ul-Hadith Maulana Abdul Haq Sahib. He read for two years, memorized all the books of logic (منطق), all the books of philosophy, Euclid, the principles of jurisprudence etc. During the annual holiday of "Sha'ban & Ramadan", he went Rawalpindi to learn the translation and interpretation of the Holy Quran. While staying there, he recited the translation of the Holy Qur'an with commentary from Hazrat Shaykh-ul-Quran Maulana Ghulamullah Khan and received a certificate of Dawrah Tafseer.*
***Teaching Services:*** *After graduation (In Islamic Uloom), he started teaching at Mutla-ul-Uloom in Quetta, Balochistan. After that, Maulana Rasool Khan has died at Jamia Ashrafia Lahore in 1971.*
***Scholarly services and writings:*** *He has written 86 books in his life.*
***Keywords:*** *Hazrat Maulana Musa Khan, family background, education, teaching services*

CC BY

## حضرت مولانا ترمذی عصر محمد موسیٰ روحانی بازیؒ

استاد العلماء فخر الاماثل، زبدۃ الاتقیاء، شیخ المشائخ، جامع العلوم والفنون، نابغہ روزگار، ترمذی وقت غزالی دوراں عالم بے بدل پُر ہمت حضرت شیخ الحدیث و التفسیر مولانا موسیٰ روحانی بازیؒ وہ آفتاب ہیں۔ جس کی ضیاء پاشیوں نے تاریکیوں میں اجالے اور ضلالت و گمراہی کے صحراؤں میں علم و فن کے دیپ فروزاں کیے۔ علمی دنیا میں جس کے چرچے زبان زد عام وخاص تھے۔[1]

**ولادت:-** حضرت الاستاذ مولانا موسیٰ روحانیؒ 1960ء کو ڈِی آئِی خان کے ایک کَٹّہ خَیل میں پیدا ہوئے۔ جو آپؒ شیر محمد کے بیٹے تھے۔ جو ایک ولی متقی، زاہد، اور عارف باللہ تھے۔ آپؒ کے احمد روحانیؒ کے نواسے تھے۔ جو افغانستان کے علاقہ غزنی کے باشندے تھے۔ ان کی قبر آج بھی غزنی میں مرجع خاص وعام ہے۔ احمد روحانیؒ اللہ تعالیٰ کے بہت بڑے ولی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں اپنے خصوصی فضل سے بہت کچھ عنایت کر رکھا تھا۔

شیخ موسیٰ خان اپنے والد بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ ان کے والد گرامی اکثر اوقات متفکر رہتے تھے۔ وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی ذات و صافت اور دار آخرت کی فکر میں مگن رہتے تھے۔ اللہ کی عظمت اور معرفت کے بارے میں سوچتے تھے مال و زر اسباب و سامان کی قلت کے باوجود جود و سخاوت میں وقت کے حاتم طائی تھے ان کی جود و سخا کے چرچے گھر گھر میں عام تھے۔ معاً وہ اہل اللہ اور ارباب بصیرت میں سے ایک تھے جو اللہ تعالیٰ کے نور سے روشنی حاصل کرتے تھے۔ حضرت شیخؒ کے والد اس وقت فوت ہو گئے۔ جب کہ وہ صرف پانچ سال کے لاشعور بچے تھے۔ والد مرحوم کی تدفین کے ایک عرصہ بعد لائق فرزند اپنے والد کی قبر پہ فاتحہ خوانی کے لئے حاضر ہوا، تو والد کی قبر سے کئی مرتبہ قرآن حکیم پڑھنے کے آواز کانوں کی دہلیز سے ٹکرائی، بالخصوص سورۃ الملک جس کے بارہ میں کہا جاتا ہے کہ یہ آدمی کو نجات دلانے والی سورت ہے۔ کئی بار اپنے کانوں سے واضح اور فصیح زبان میں سنائی دی، حضرت الاستاذ شیخ مرحوم کی قبر سے منائی دی جانے والی آواز کے بارہ میں لکھا کہ "

" انها تجمع القلوب و تجذبها كانها مزمار من مزامير آل داؤد"

حضرت شیخؒ اس خرق عادت اور خلاف معمول آواز کو سن کر حیران و ششدرہ گئے، جسم پر رعشہ طاری ہو گئی۔ والدہ ماجدہ نے تسلی دی، اس میں کہ گھبرانے اور ڈرنے کی بات نہیں ہے، یہ تو قرآن حکیم کی تلاوت کی آواز ہے۔ یہ حضرت شیخؒ کی کرامت تھی۔ والد مرحوم کے سایہ عاطفت کے بعد والدہ نے پرورش کی، جو عابدہ، زاہدہ صائمہ، قانتہ تھیں۔[2]

**ابتدائی تعلیم:-** والد مرحوم کے سانحہ رحلت کے بعد ابتدائی فارسی وغیرہ کی کتب اپنے علاقہ کے علماء کرام سے پڑھیں۔ ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد اپنی والدہ کا ہاتھ بٹاتے تھے، گھر کے داخلی اور خارجی کام خود کرتے تھے، کئی کئی میل دور پانی اُٹھا کر لاتے تھے پھر اپنے ہاتھ میں درانتی پکڑتے اور جنگل سے جانوروں کے لئے گھاس اور چارہ کاٹ کر لاتے تھے۔ پانی کی پیاس کے ساتھ علم کی پیاس نے جوش مارا تو گھر سے پہلی بار کوچ کرنا پڑا، رخت سفر باندھ کر عیسیٰ خیل میں پہنچے۔ اس وقت حضرت مرحوم کی عمر مبارک کے صرف گیارہ سال ہوئے تھے۔ مولانا مفتی محمودؒ کی زیر سرپرستی مولانا محمدؒ کے پاس علم حاصل کرنے بیٹھ گئے، صرف و نحو پڑھی ہی نہیں بلکہ بہت محدود عرصہ میں چند کتابیں سورۃ فاتحہ کی طرح از بر یاد بھی کر لیں۔

بعد ازاں ضلع بنوں کے قصبہ اباخیل میں تشریف لائے۔ دو سال قیام کیا، اور فصول اکبری سمیت تمام صرفی کتابیں اور نحو کی تمام کتابیں کافیہ سمیت یاد کر لیں۔ صرف نحو کے ساتھ ساتھ منطق کے صغرلے کبرلے بھی جوڑنے اور یاد کرنے شروع کر دیئے تھے۔ یہاں مولانا مفتی محمودؒ مولانا جان محمدؒ جیسے قابل اور شفیق اساتذہ نے ہونہار و فطین طالب علم کی علمی تشنگی کو بجھانے کی کوشش کی مگر علم کے شہباز کو پرواز سے کام تھا۔

پھر حضرت مفتی محمودؒ کے دامن سے وابستگی اختیار کر لی۔ مفتی صاحب مرحوم اپنے قصبہ عبد الخیل چلے گئے۔ جہاں مولانا محمد موسیٰ علمی استفادہ کے لئے ساتھ تھے۔ دو سال عبد الخیل میں قیام رہا اس اثناء میں شرح جامی، مختصر المعانی، مسلم العلوم سمیت منطق، مقامات حریری سمیت ادبی کتب، اصول الشاشی، شرح میبذی اور علاوہ ازیں تجوید قرآت کی کتب پڑھیں۔

حضرت مفتی محمودؒ کے پاس دوسال قیام کے بعد قسمت کے دھنی اور مقدر کے سکندر نے اپنی سواری کو مہمیز دی اور اکوڑہ خٹک پہنچ گئے۔ جہاں مولٰنا عُبدُالحق صاحبؒ کے مدرسہ حقانیہ میں داخلہ لیا۔ دوسال تک پڑھا، منطق کی تمام کتب فلسفہ کی تمام کتب، اقلیدس، اصول فقہ وغیرہ کی کتب وہاں رہ کر ازبر کیں۔

شعبان رمضان المبارک کی سالانہ چھٹیوں کے دوران کتابِ ہدایت مکمل آشنائی اور بحر قرآنی میں غوطہ زنی کے لئے راولپنڈی پہنچ گئے۔ جہاں رہ کر حضرت شیخؒ القرآن مولانا غلام اللہ خانؒ سے قرآن حکیم کا ترجمہ مع تفسیر پڑھا۔ اور دورہ تفسیر کی سند حاصل کی۔[3]

**دورہ حدیث:** -علوم وفنون کے اس ابتدائی کام کے بعد تشنگی بجھانے کے لئے ملتان کا سفر کیا۔ جہاں تین سال قیام کیا۔ فقہ، حدیث، تفسیر منطق، اصول علم قرآت اور قرآت سند کے بعد دورہ حدیث کیا۔[4]

**تدریسی خدمات:** - زمانہ طالب علمی کا رسمی طور طریقہ اپنے اختتام کو پہنچا، شیخ موسیٰؒ کو دورہ حدیث شریف سے فراغت کے بعد بلوچستان کے مدرسہ "مطلع العلوم" میں مدرس لگادیا گیا۔ جس کے بارہ میں "الخیر ملتان" کے انکشاف سے پتہ چلتا ہے۔ کہ الاستاذ شیخ موسیٰ روحانی البازیؒ مطلع العلوم کوئٹہ کے طالب علم بھی رہے، جب شیخؒ صاحبؒ کی کتب سے مدرسہ مطلع العلوم میں تدریس کا ذکر ملتا ہے۔ طالب علمی کا ذکر نہیں ملتا۔ لیکن ماہنامہ "الخیر" ملتان کے ایڈیٹر مولانا محمد ازہر صاحب نے نومبر 1998ء کی اشاعت میں یوں لکھا۔

"جامعہ خیر المدارس کے بانی استاد العلماء حضرت خیر محمد جالندھری قدس سرہٗ 1370ھ کی دہائی میں ایک مرتبہ خرابی صحت کی بناء پر تبدیلی آب وہوا کے لئے کوئٹہ تشریف لے گئے اور دار العلوم دیوبند کے فاضل حضرت مولانا عرض محمد صاحبؒ کے مدرسہ مطلع العلوم (کوئٹہ) میں قیام فرمایا۔ مولانا کی اقامت کے دوران ہی مدرسہ کے امتحانات آئے تو مہتمم مدرسہ مولانا عرض محمد صاحبؒ نے حضرت مولانا خیر محمد صاحب قدس سرہٗ کی خدمت میں کچھ کتابوں کے امتحانات لینے کی فرمائش کی۔ حضرت مولانا نے اس فرمائش پر علم نحو کی معروف و معرکۃ الاراء کتاب "شرح جامی" کا امتحانی پرچہ مرتب فرمایا۔ امتحان کے بعد حضرت مولانا نے جوابی پرچوں کو معائنہ فرماتے ہوئے ایک طالب علم کو کل نمبر عنایت فرمائے، اس زمانے میں ہر کتاب کے کل نمبر 50 ہوتے تھے، مگر حضرت مولانا نے "شرح جامی" کے اس طالب علم کو نہ صرف 50 نمبر کی بجائے 55 نمبر عطا فرمائے۔ بلکہ اپنی جیب خاص سے دس روپے بطور انعام بھی دیئے۔ استاذ العلماء حضرت مولانا خیر محمد صاحب قدس سرہٗ جیسی حقیقت شناس شخصیت سے انعامی رقم اور انعامی نمبر حاصل کرنے والا طالب علم محمد موسیٰ تھا جو بعد میں اپنے محیر العقول حافظہ اور غیر معمولی علمی استعداد کی بدولت شیخ الحدیث کے منصب کمال تک پہنچا۔[5]

**مدرسہ عربیہ میں:** -ایک مدت تک مدرسہ مطلع العلوم کوئٹہ میں علم وعرفان کے جامہائے شیریں لنڈھانے شعائیں بکھیرتا اور روشنی پھیلاتا رہا۔ بعد ازاں ملتان کی مادر علمی مدرسہ قاسم العلوم میں تقرری ہوئی۔ جہاں رہ کر خوب خوب دین کی خدمت کی۔ تشنگان کی تشنگی دور کی۔ آپ کے علم کے وثوق اور رسوخ کا یہاں ہی سے شہرہ اور چرچا ہوا۔ ایسا غلغلہ اُٹھا جس کی صدا ملک کے اطراف واکناف میں سنائی دینے لگی۔[6]

**جامعہ اشرفیہ میں:** -1971ء میں بزم اشرفیہ کا ایک چراغ بجھا، جس کے جانے کے بعد ہر سو ظلمت کے آثار دکھائی دینے لگے، مولانا رسول خان ہزاروی صاحبؒ 1971ء میں فوت ہوئے۔ اس کی اپنی زندگی میں پیش گوئی کی تھی کہ میرے بعد ایک نوجوان، متورع، متقی اور علم کا پہاڑ آنے والا ہے۔ کسی کو معلوم نہ تھا کہ قلندر عالم وجد میں کیا کہہ رہا ہے۔ لیکن اس مرد درویش کی زبان فیضان رساں سے صادر ہونے والے جملے کی عرش کے خالق نے اس طرح لاج رکھی کہ استاذ العلماء محبوب الصلحاء، مولانا عبد الرحمٰن اشرفی صاحبؒ رخت سفر باندھ کر ملتان جا پہنچے۔ پھر شیخ عبد الرحمٰن اشرفی صاحب نے اپنے مخصوص انداز گفتگو میں یوں فرمایا کہ "مطلب آپ ہمارے ہوگئے" اُنہوں نے فرمایا کہ جی ہاں ہم آپ کے ہوگئے۔ حضرت شیخ موسیٰ نے استاد اشرفی صاحب کی آواز حق پہ قلب وجگر کی اتھاہ گہرائیوں سے حامی بھرلی۔ شیخ رسول خانؒ اس سال معمولی علالت کے بعد 3 رمضان کو خالق حقیقی سے جاملے تھے۔ تعلیمی سال کے آغاز سے حضرت شیخ موسیٰؒ نے ترمذی کا درس شروع کردیا۔ 1971ء سے لے کر 19 اکتوبر 1998ء تک علم وعرفان کا آفتاب عالم صفحہ دہر پہ چمکتا دمکتا رہا۔[7]

**رسوخ فی العلم:**۔فی العلم کے بارے میں آپ کے شاگرد مفتی محمد ریاض جمیل صاحب کچھ یوں تحریر کرتے ہیں۔

"احقر قوم الحروف 1989،90 کے سال دورہ حدیث شریف کرنے کا شرف ملا۔ جامعہ اشرفیہ میں حاضری ہوئی۔ حضرت شیخ موسیٰ روحانی بازیؒ کے قدموں میں بیٹھنے کی سعادت ملی۔اس بات میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں ہو رہی کہ میں واشگاف الفاظ میں عرض کروں کہ ہمارے استاد، ہمارے مربی اور مہربان استاد کو اللہ تعالیٰ نے رسوخ علم وعمل میں عطا فرمار کھا تھا، ماضی قریب میں دور دور تک اس کی مثال نہیں ملتی آپ کے معاصرین میں بھی کوئی شخصیت ایسی نہیں جوان جیسے علم کی حامل ہو۔وہ علم وعرفان کے بحر ناپید کنار تھے۔وہ رسوخ فی العلم کے ساتھ ساتھ نئے نئے نکات کی کھوج اور تلاش میں دائم الفکر اور کم گو واقع ہوئے۔بات سے بات نکالنا،اور موقع کی مناسبت سے دعویٰ پر دلیل اور ممثل لہٗ کی وضاحت ان بائیں ہاتھ کا کھیل تھا۔حضرت شیخؒ نے ایک مقام پہ اپنے متعلق یوں لکھا:۔

رب تعالیٰ نے علم کے باب میں ایسی نعمتوں سے مالا مال کیا جن کو گنا اور شمار نہیں کیا جا سکتا، میں تحدیث نعمت کے طور پر عرض کرتا ہوں۔کہ اللہ تعالیٰ نے علماء عصر میں مجھے خاص علم عطاء فرمایا ہے۔میں یہ بات فخر اور ریاء کے طور پر قطعاً نہیں لکھ رہا، اور فخر ایسا شخص کر بھی کیسے سکتا ہے۔جس کی پیدائش ایک قطرہ پانی سے دور ہو۔اور جس کی انتہاء بوسیدگی ہو۔اس کے سامنے قبر کی ہولناکی ہو۔آخرت کی گھاٹیاں ہوں۔جسے انجام کار کا علم نہ ہو،اس سے ذرہ ذرہ کے بارہ میں پوچھا جائے گا۔[8] ما بال نطفة وجيفة آخرة يفخر (اثمار التكميل ج :2 , ص: 177).

**ذہانت وفطانت:**۔علماء کرام کی مجالس میں خود شیخ صاحب مرحوم سے سنا گیا، کہ حضرت روحانی کو رب العزت کی بارگاہ سے ذہانت م فطانت اور ذکاوت کا ایک حصہ وافر ودیعت کیا گیا تھا۔عصر طالب علمی میں اپنے ساتھیوں سے سبقت لے جاتے تھے، ان کے ساتھی راتوں کو جاگتے، دن کو چھپ چھپ کر کتابیں یاد کرتے۔غایت درجہ کی محنت کے بعد اُنہیں خیال گزرتا کہ ہم "محمد موسیٰ" سے اس سال سبقت لے جائیں گے، مگر مدرسہ کے سہ ماہی، ششماہی اور سالانہ امتحانوں میں یہ ذہین فطین اور ذکی طالب علم اوّل پوزیشن حاصل کر کے سب اساتذہ وطلباء کو ورطہ حیرت میں ڈال دیتا تھا۔طلباء کی شبانہ روز کی دماغ سوزی اور جانکاری قابل دید اور قابل رشک ہوتی مگر جسے خدا کے خزانہ علم سے حصہ ملا تھا اس کے عشر عشیر کو بھی ان کے ہم جماعت نہیں پہنچ سکتے تھے۔

هيهات لا يأتي الزمان بمثله ان الزمان بمثله لبخيل[9]

**نکات فہمی:**۔رب تعالیٰ نے ہمارے استاد مرحوم کو ذکاوت، حافظہ اور عقابی نگاہ عطا فرمائی تھی۔جس کی بدولت وہ علم کے دریاؤں میں غوطہ زن ہوتے اور ایسے ایسے دُرِّ نایاب تلاش کر کے طلباء کی آغوش میں ڈالنے کہ سننے والے اپنے کو جاہل سمجھنے لگتے اور حضرت شیخؒ کی نکات بیانی پہ انگشت بدنداں ہو جاتے اور بعض تو سر ڈھننے لگ جاتے اور ان کی زبانوں سے بے ساختہ سبحان اللہ، سبحان اللہ کے الفاظ وکلمات جاری ہو جاتے۔احادیث میں مشکل سے مشکل ترین اشکال کو چٹکیوں میں حل کرتے۔علماء ومحدثین کے ان اشکالات پر جواب نقل کرتے، اور مزید تشفی کے لئے اعلان کرتے کہ لو بھئی یہ ان میرے دل میں ڈالی ہیں۔توجیہات وتوضیحات کو اپنی طرف منسوب کرنے کی بجائے اُنہیں اللہ رب العزت کی عالی ذات کی طرف منسوب فرماتے تھے۔

طالب علمی کے زمانہ میں ان کے رحم دل اور شفیق اساتذہ مشکل مقامات شیخ موسیٰ مرحوم کے سامنے رکھتے، اور اپنے طالب علم سے بطور امتحان پوچھتے، تو آپؒ پورے شرح صدر کے ساتھ ایسی سیر حاصل بحث کرتے کہ اساتذہ کرام کو ایک نئی جہت ملتی، اور عقدہ لاینحل بڑی آسانی سے حل ہوتا دکھائی دیتا تھا۔حضرت شیخؒ نے ایک جگہ فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے میرے لئے اسرار مکتومہ اور دقائق مکنونہ کھول دیئے ہیں۔"[10]

**بحر علم غواصی:**۔حضرت الشیخ بحر علم کے شناور اور غواص تھے آپ کے سامنے ایک اشکال آیا کہ مشبہ بہ افضل ہوتا ہے۔کما صلیت علیٰ ابراھیم، میں نبی کریمؐ پر دُرود اس طرح پڑھنے کی دعا کی گئی ہے جس طرح ابراھیمؑ پر اللہ تعالیٰ نے رحمتیں نازل فرمائیں، اسی کا مطلب یہ ہوا کہ حضرت ابراھیمؑ افضل ہوئے۔اسی پر حضرت الشیخؒ نے "فتح العلیم" نامی کتاب تحریر فرمائی، جس میں اس اشکال کے بیسیوں جوابات دے دیئے گئے ہیں اور یہ اس موضوع پر اپنی مثال آپ بنے

حرمین شریفین کے کبار علماء نے جب اس کتاب کا مطالعہ کیا تو بے ساختہ پکار اُٹھے

" ان مثال هذه التحقيقات لا يقدر عليها ثامة العلماء العصر

و انّما كان هذا شان العلماء قبل خمس مائة سنة او المثر ذلك"

حضرت الشیخؒ نے جو طرز تکلم اور انداز بیان اپنایا، یہ علامہ ابن قیم جوزیؒ کے سوا کسی دوسرے صاحب علم میں نہیں پایا گیا، علامہ ابن قیمؒ کی عادت شریفہ یہ تھی کہ اپنی بات کو براھین کے ساتھ منظر عام پر لاتے تھے، ہمارے استاد حضرت الشیخؒ نے تاریخ کے جھروکوں سے یہ انداز انہی سے اپنایا اس کے باوجود شیخ کی کسر نفسی کا یہ حال تھا۔ کہ جھجھک فرمائی، "قلیل البضاعۃ ذا قلم مکسور کمال استعداد کے باوجود فرمایا کرتے تھے۔

اسير خلف ركاب النجب ذاعرج

مومّلا جبر مالا قيت من عرج

فان لحقت بهم من بعد ما سبقوا

فكم لرب السماء فى الناس من فرج

وان طلت بفقر الارض معطماً

فما على عرض ذاک من حرج

بلا مبالغہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے عقلی، نقلی، قرآن، حدیث، کلام، اصول، معانی، بیان، صرف، نحو، انشقاق اور عربی لغت کا جو علم حضرت الشیخؒ کو ودیعت فرما رکھا تھا۔ وہ معاصرین میں سے کسی کو نہ ملا۔ اگر کسی کو کچھ ملا تو وہ کسی خاص فن میں، لیکن ہمارے استاد ہر فن مولیٰ تھے۔ بیک وقت تمام علوم و فنون پر مہارت تامہ اور دسترس رکھتے تھے۔

ڈاکٹر محمود محمد عبداللہ مصری نے اپنی کتاب "اللغۃ العربیۃ فی باکستان" میں حضرت شیخؒ کی تصانیف و تالیفات سے متاثر ہو کر عجیب جملہ لکھا:

" الشيخؒ المجتهد المصفى"

استاد العلماء اور مولانا مفتی محمد حسنؒ کے جانشین صاحب لکھتے ہیں:

"علوم رائجہ و معروفہ کے علاوہ کئی علوم و فنون کے بھی ماہر ہیں، جن سے عام اہل علم ناواقف ہیں۔ علوم و فنون میں یہ جامعیت کاملہ اس عصر میں بہت کم علماء کو حاصل ہے "(پیش لفظ الھیۃ الوسطیٰ)

حضرت الشیخؒ کے بارے میں یوں تو مختلف عرب و عجم کے علماء کرام نے کلمات تحسین کہے ہیں۔ لیکن ایران کے ایک عمر رسیدہ شاعر محمد السنجرانی نے حضرت شیخؒ کی زندگی میں یوں اظہار محبت کیا، جب وہ پاکستان میں آئے اور حضرت الشیخؒ کی زیارت کی، پھر فی البدیہہ کچھ اشعار یوں کہے۔

شیخ موسیٰ عالم ربانی است

ہم بہ شہرت بازی وروحانی است

ہست شیخ موسیٰ امام متقی

طاھر است از آب زمزم بیشکی

مقتدا و پیر دوراں ایں جناب

شیخ موسیٰ ء ولی عالی جناب

خادم دین و قرآن شیخ الحدیث

ھست مجلد ھا ز تالیف خوشش

ھم قصیدہ طوبیٰ باشد دلکشش

بر قصیدہ حسنیٰ عاشق ایں ھمام

خادم دین نبی خیر الانام

ھر چہ از اشعار و شعر و از اثار

ھست پیش این قصائد شرمسار

ایران کے اس عمر رسیدہ شاعر نے حضرت الشیخؒ کا قصیدہ بڑے عمدہ اور احسن پیرائے میں لکھا ہے۔ جس میں سے چند اشعار لکھے ہیں۔[11]

**سانحہ رحلت:**۔ حضرت الشیخؒ موسیٰ روحانی بازیؒ 27 سال تک جامعہ اشرفیہ لاہور میں قرآن وسنت کی شمع فروزاں رکھنے کے بعد 19 اکتوبر 1998ء کو بوقت مغرب خالق سے جاملے{إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ}[12]۔

**نماز جنازہ:**۔ آپؒ کی نماز جنازہ استاد العلماء مولانا عبدالرحمٰن اشرفیؒ نے پڑھائی، آپ کے جنازہ کی نماز میں ہزاروں عُلَماء عظام، طُلباءِ کرام اور مشائخ شریک ہوئے۔

**تدفین:**۔ حضرت الاستاد شیخ روحانی بازیؒ کو حضرت مولٰنا احمد علی لاہوریؒ کے پاس میانی قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔[13]

**کرامت شیخؒ:**۔ حضرت الاستاد شیخ روحانی بازیؒ کی تدفین کے تیسرے روز جمعۃ المبارک کو ان کی قبر سے مختلف قسم کی خوشبو آنا شروع ہو گئی، جس کی خوشبو سونگھ کر علماء کرام نے فرمایا کہ آج سے بہت عرصہ پہلے حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کی قبر سے بھی اسی طرح کی خوشبو آئی تھی۔ جسے سائنس دانوں نے لیبارٹوں میں چیک کیا تھا اور یہ فیصلہ کیا تھا کہ یہ خوشبو دنیا کی نہیں کسی اور جہاں کی ہے۔ ایران کے معروف شاعر محمد السنجرانی نے کیا خوب اس خوشبو کا ذکر اس کے زندگی میں کیا۔ اس کے یہ اشعار شیخ موسیٰ خانؒ کے فوت ہونے کے بعد مزار پر ہی پہلے دن سے آویزاں کر دیئے گئے، پھر رب العزت نے میانی صاحب قبرستان کی فضاء کو اس خوشبو سے مہکا دیا۔

گل خوشبو غلام مصطفیٰ است

کہ روضہ موسیٰ بازی صفا است

چناں در زھد و تقویٰ ایں فقیر زیست

کہ امروز ھمنشین اتقیاء است

اگرچہ جامعہ پر غم از شد

کہ اسلام راز تالیفش بقااست[14]

**تصنیفی وتالیفی خدمات:**۔ شیخ الحدیث مولانا موسیٰ خان روحانی بازی کے ان مختصر احوال کے بعد آخر میں مناسب ہے کہ عنوان کے مطابق معنون کو بنادیا جائے ۔حضرت الاستاد کثرت تصانیف کے بارہ میں مولانا محمد عبید اللہ لکھتے ہیں۔

"مولانا روحانی بازی صاحب کی مختلف علوم وفنون میں تصنیفات وتالیفات سو سے متجاوز ہیں۔ بعض تالیفات کئی جلدوں میں ہیں۔ بعض مطبوعہ ہیں۔اور بعض غیر مطبوعہ ہیں اور طباعت کتب بہت زیادہ اسباب کی متقاضی ہے۔ایک عالم دین ومدرس کے پاس ان اسباب کا حاصل ہونا نہایت مشکل ہے۔مولانا روحانی بازی صاحب کی اکثر تصانیف لغت عربیہ میں ہیں، بعض اردو میں ہیں اور بعض فارسی میں ہمارے علم وجستجو وتحقیق کے مطابق اس وقت کل علمائے ارض میں کوئی ایسا علم دین موجود نہیں جو مولانا روحانی بازیؒ کی طرح محقق اور متنوع الفنون ومتنوع التالیف ہو۔"

**علم التفسیر:**- (1) قرآن کی آخری 30 سورتوں کی تفسیر (2) ازهار التسهيل (3) علوم القرآن فی اصول التفسير (4) قل يا عبادى الذين اسرفوا کی تفسير (5) ثبوت النسخ (6) فتح الله بخصائص اسم الله (7) رساله " هدي للمتقين" (8) مختصر فتح الله بخصائص اسم الله،

**علم حدیث:**- (1) صحیح مسلم کے ایک حصہ کی شرح (2) علوم حديث (4) شرح السنن ترمذی (4) فتح العليم بحل اشكال العظيم (5) مختصر فتح العليم-

**علم ادب:**- (1) شرح ديوان متنبى (2) خصائص اللغة العربية (3) رشحان القلم فى الفروق (4) قصيده الحسنىٰ (5) المباحث المهدة (6) ديوان القصائد (7) قصيده طوبىٰ

**علم النحو:**- (1) بغية الكامل (2) تعليقات على جامى (3) النجم السعد (4) نفحة الريحانه (5) الطريق العادل (6) كتاب الدرة الفريدة

**علم صرف** :- (1) کتاب الصرف (2) کتاب الابواب وتصریفات

**علم العروض وقوافی:**- (1) الرياض الناظرة (2) العيون الناظرة (3) كتاب الوافى۔

**اللغۃ العربیۃ:**- (1) كتاب الفروق (2) نعم النول (3) كتاب زياد المعنى لزيادة المبنىٰ (4) لطائف البال (5) هل الحديث حجة

**علم تاریخ:**- (1) نجير الحسب بمعرفة اقسام العرب (2) الصحيفة المبروره (3) مرآة النجياء فى اسواق العرب (4) عبرت السائس باحوال ملوک فارس (5) التحقيق فى الزنديق (6) غاية الطلب فى اسواق العرب (7) اعلام الكرام باحوال الملائكة العظام (8) تراجم شارحين تفسير بيضاوى (10) الطاحون فى احوال الطاعون (11) النظرة الى الفترة

**علم منطق:**- (1) شكر الله شرح حمد الله (2) تعليقات على شرح القاضى (3) التعليقات على سلم (4) تعليقات على شرح مير زاهد (5) ثمرات الهاميه (6) مبحث الوجود المرابطى (7) تحقيقات علمية

**علم ہیئۃ قدیمہ** :- (1) تعليقات على التصريح (2) تعليقات على شرح چغمنى (3) نيل البصيرة

**علم هيئة جديدة:**- (1) هية الكبرىٰ (2) اسماء الفكرى (3) هية الوسطىٰ (4) النجوم انشطىٰ (5) الهية الصغرىٰ (6) مدار بشرىٰ (7) ميزان الهية (8) اين محل السماوات (9) هل الكوكب و النجوم متحركة (10) هل اسماء و الفلك مترادفان (11) عمر العالم و قيام القيامة (12) فلكيات جديده (13) كتاب الاسرار (14) كتاب شرح حديث (15) التقاوم الارض متحركة المختلفة (16) قدرة المدة (17) هل

للسموات ابواب (18) هل السمٰوات القرانية اجسام (19) هل الارض متحركة (20) كتاب عيد الفطر و سير القمر (21) كتان الهية الحديثة-

**متفرقات:-** (1) كتاب الاسرار الاسراء (2) الخواص العلمية (3) كتاب الحمكة (4) كتاب الحكايات الحكمية (5) ترغيب المسلمين (6) گلستان قناعت (7) تعليم الرفق-[15]

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

## حوالہ جات (References)


1- حافظ مفتی محمد جمیل، جامعہ اشرفیہ کے روشن ستارے: 221 ،ط: مکتبہ الحسن 33 حق سٹریٹ اردو بازار لاہور۔

Hafiz Mufti Muhammad Jamil, Jamia Ashrafia kay roshan sitary: 221, Maktabah Al Hassan: 33 Haq street, Urdu Bazar, Lahore

2- حافظ مفتی محمد جمیل، جامعہ اشرفیہ کے روشن ستارے: 221و222۔اور ماہنامہ الحسن لاہور خصوصی اشاعت بر موقع ساٹھ سالہ اجتماع جامعہ اشرفیہ لاہور، 157اور 158۔

Hafiz Mufti Muhammad Jamil, Jamia Ashrafia kay roshan sitary: 221, 222, Mahnama Al Hassan, Lahore, special publication on the occasion of the 60th anniversary gathering, Jamia Ashrafia Lahore: 157, 158.

3- حافظ مفتی محمد جمیل، جامعہ اشرفیہ کے روشن ستارے: 222اور 224

Hafiz Mufti Muhammad Jamil, Jamia Ashrafia kay roshan sitary: 222, 224

4-ایضاً

Ibid

5- حافظ مفتی محمد جمیل، جامعہ اشرفیہ کے روشن ستارے: 224اور 225اور ماہنامہ "الخیر" ملتان ناشر خیر المدارس ملتان، نومبر 1998ء۔

Hafiz Mufti Muhammad Jamil, Jamia Ashrafia kay roshan sitary: 224, 225, , Mahnama Al Khair, Multan, Publisher, Khair ul Madaris , Multan, November 1998.

6-ماہنامہ الحسن لاہور خصوصی اشاعت بر موقع ساٹھ سالہ اجتماع جامعہ اشرفیہ لاہور، ص:159۔

Mahnama Al Hassan, Lahore, special publication on the occasion of the 60th anniversary gathering, Jamia Ashrafia Lahore: Page No. 159.

7- ماہنامہ الحسن لاہور خصوصی اشاعت بر موقع ساٹھ سالہ اجتماع جامعہ اشرفیہ لاہور، ص؛159۔

Mahnama Al Hassan, Lahore, special publication on the occasion of the 60th anniversary gathering, Jamia Ashrafia Lahore: Page No. 159.

8- حافظ مفتی محمد جمیل، جامعہ اشرفیہ کے روشن ستارے: 226اور 227۔

Hafiz Mufti Muhammad Jamil, Jamia Ashrafia kay roshan sitary, Page No. 226, 227.

9- ایضاً، ص:227۔

Ibid: Page No. 227

10- ایضاً ص:227و228۔

Ibid: Page No. 227, 228.

11-ماہنامہ الحسن لاہور، خصوصی اشاعت بر موقع ساٹھ سالہ اجتماع جامعہ اشرفیہ لاہور، ص162اور 163۔

Mahnama Al Hassan, Lahore, special publication on the occasion of the 60th anniversary gathering, Jamia Ashrafia Lahore: Page No. 162, 163.

12- سورۃ البقرۃ آیت:156۔

Surah Al Baqarah, 2: 156

13- حافظ مفتی محمد جمیل، جامعہ اشرفیہ کے روشن ستارے: 231۔

Hafiz Mufti Muhammad Jamil, Jamia Ashrafia kay roshan sitary, Page No. 231

14- حافظ مفتی محمد جمیل، جامعہ اشرفیہ کے روشن ستارے: 232۔

Hafiz Mufti Muhammad Jamil, Jamia Ashrafia kay roshan sitary, Page No. 232

15-جامعہ اشرفیہ لاہور کا ترجمان ماہنامہ الحسن 157/1تا165 خصوصی اشاعت ربیع الاول، الثانی 1428ھ مطابق مارچ 2007۔

Interpreter of Jamia Ashrafia Lahore, Mahnama Al Hassan, Special Edition, Rabi ul Awwal, Rabi ul Sani, 1428 A.H, March, 2007, Page No. 157 to 165